رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۳
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شرح چندہ

سالانہ	۲۱ روپے
ششماہی	۱۱ روپے
سہ ماہی	۶ روپے
ماہوار	۲½ روپے

قیمت فی پرچہ
۱۰/

اخبار احمدیہ

لاہور ۲ ماہ احسان۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

عبدالراشد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی کے ہاں بروز جمعۃ المبارک لڑکی تولد ہوئی حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے "حمیدہ" نام تجویز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

جلد ۲ | ۳ ماہ احسان ۱۳۲۷ ہش | ۲۴ رجب ۱۳۶۷ھ | ۳ جون ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۳۵

اوڑی کے علاقے میں دو اہم ہندوستانی چوکیوں پر آزاد فوج کا قبضہ

تراڑ کھل ۲ جون آزاد کشمیر ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ آزاد فوجوں نے کل رات اوڑی کے محاذ پر دو اہم ہندوستانی چوکیوں پر قبضہ کیا۔ نوشہرہ کے علاقے میں ہندوستانی فوج نے آزاد علاقے پر تین حملے کئے۔ ہر بار انہیں ناکامی ہوئی اور بھاری نقصان اٹھا کر پیچھے ہٹنا پڑا۔ ۲۵ کے قریب ہندوستانی سپاہی مارے گئے۔ اور متعدد زخمی ہوئے راجوری کے علاقے میں آزاد فوجوں نے چار ہندوستانی چوکیوں پر حملہ کیا۔ لداخ کی وادی میں ان بچے کھچے ہندوستانی سپاہیوں کو پکڑ لیا گیا۔ جو بچ نکلنے کی فکر میں ادھر اُدھر چھپے ہوئے تھے

حیفہ اور تل ابیب کے درمیان رسل و رسائل کا سلسلہ منقطع ہو گیا

بیت المقدس ۲ جون۔ آج صبح ساڑھے چار بجے کے بعد یہودی فوج نے جو بکتر بند گاڑیوں سے مسلح تھی۔ شرق اردن کے علاقے میں داخل ہو کر ایک پولیس چوکی پر حملہ کیا۔ قریباً ۱۸ عرب مارے گئے۔ یہ فوج سرحد پار کرنے کے بعد آٹھ میل اندر تک گھس گئی۔ نیز جنوب کی طرف سے مصری فوجوں نے دو حملے کئے لتردن کے قریب ایک یہودی بستی پر بم بھی گرائے گئے صبح ساڑھے چار بجے سے پہلے کی موصول ہونے والی خبروں سے پتہ چلتا ہے۔ کہ عراقی فوجیں بحیرہ روم کے ساحل پر نتحانیہ تک جا پہنچی ہیں۔ اور انہوں نے حیفہ اور تل ابیب کے درمیان رسل و رسائل کا تمام سلسلہ منقطع کر دیا ہے کل عکہ کے قریب شامی ہوائی جہازوں نے دو یہودی جہاز و نکو شدید بمباری کا نشانہ بنایا اور انہیں ڈبو دیا بین الاقوامی ثالث کاونٹ برن ڈوٹ عمان سے قاہرہ پہنچ گئے ہیں وہاں آپ عزام پاشا سے ملاقات کرینگے اس سے قبل آپ عرب اور یہودی لیڈروں سے عمان اور تل ابیب

ماسٹر تارا سنگھ کے نام سول اینڈ ملٹری گزٹ کی کھلی چٹھی

لاہور ۲ جون۔ باتفاق رائے شرومنی اکالی دل کا صدر منتخب ہونے پر ماسٹر تارا سنگھ نے دل کے ممبران کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا تھا کہ پاکستان کا وجود ایک خطرہ ہے جو دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔ اس ریمارک کا حوالہ دیتے ہوئے سول اینڈ ملٹری گزٹ نے اپنے مقالہ افتتاحیہ میں ماسٹر جی کے نام ایک کھلی چٹھی سپرد قلم کی ہے۔ جس کے آخر میں انہیں مخاطب کرتے ہوئے لکھا ہے۔ آپ نے زبانی تشدد کی جو مہم جاری کی ہوئی ہے۔ یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ آج سکھ قوم کو ہندوستان میں مشکوک نگاہوں سے دیکھا جا رہا ہے اور یہ آپ ہی کی ذات ہے جس کی بدولت سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان منافرت کی خلیج اور زیادہ وسیع ہوتی جا رہی ہے گذشتہ چند ماہ سے امرتسر اور لاہور میں جو خوف و ہراس یا بے چینی پھیلی ہوئی ہے وہ اکثر و بیشتر آپ کی ہی پیدا کردہ ہے۔ آپ بہت سی اشیاء میں اور آپ کی قوم آڑے وقت میں رہنمائی کیلئے آپ کی طرف ہی دیکھتی ہے یہ امر انتہائی افسوسناک ہوگا۔

پونچھ کے مجاہدوں کیلئے خوراک۔ کپڑے اور بوٹوں کے پارسلوں کی ضرورت

ڈپٹی کمشنر لاہور کی پریس کانفرنس

لاہور ـــ اپنے نامہ نگار سے ـــ ۲ جون

آج ایک پریس کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے لاہور کے ڈپٹی کمشنر مسٹر ظفر الاحسن نے فرمایا پاکستان کے استحکام اور کشمیر کی طرفمندی کیلئے لڑنے والے ہمارے مجاہد گھاس کی چپلیاں پہن پہن کر دشمن سے مردانہ وار سرگرم ستیز ہیں۔ ہمارا اخلاقی فرض ہے کہ کشمیر ریلیف فنڈ زیادہ سے زیادہ جمع کر کے پونچھ کے محاذ پر خوراک، کپڑے اور بوٹوں کے پارسل بھجوائیں۔ اس کام کو انجام دینے کے لئے ضلعوار زنانہ اور مردانہ ریلیف کمیٹیاں قائم کرنے اور ہر شہر اور قصبے میں محلہ وار دفاعی کمیٹیاں بنانے کی سکیم مرتب کی جا رہی ہے محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ اس وقت ۸ زنانہ ریلیف کمیٹیاں بنا چکی ہیں۔ آپ نے اخبار نویسوں سے اپیل کی کہ وہ عوام کو وقت کی نزاکت سے خبردار کرتے ہوئے ان اہم کاموں کی انجام دہی کی طرف توجہ دلائیں

نہتے شہریوں پر بمباری کی مذمت

تراڑ کھل ۱ جون حکومت آزاد کشمیر کے سربراہ چوہدری غلام عباس نے ایک بیان میں اتحادی قوموں کی انجمن پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس بین الاقوامی ادارے پر بڑی بڑی طاقتوں کا غلبہ ہے اندریں صورت اس سے کسی بہتری کی توقع کرنا بعید ہے۔ یہ دو گروہوں میں منقسم ہو چکی ہے اور یہ صورت بذات خود امن عالم کیلئے خطرہ کا باعث ہے آزاد کشمیر کے علاقے میں نہتے شہریوں پر ہندوستانی جہازوں کی بمباری کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے اسکی شدید مذمت کی اور کہا انڈین یونین بین الاقوامی قوانین اور اصولوں کو نظرانداز کرنیکی مرتکب ہوئی ہے نیز آپ نے اس عزم بالجزم کا اعادہ فرمایا کہ جب تک ایک ایک انچ آزاد نہیں کرا لیا جاتا آزاد فوجیں سرخفت تک دم نہ لینگی

عربوں اور یہودیوں نے سلامتی کونسل کی صلح کی تجاویز منظور کر لیں

بیت المقدس ۲ جون۔ عرب لیگ نے اتحادی قوموں کی انجمن کو اطلاع دیدی ہے کہ انہوں نے سلامتی کونسل کی اپیل کے مطابق چار ہفتوں کیلئے لڑائی بند کرنا منظور کر لیا ہے۔ یہ اطلاع سلامتی کونسل کو شامی نمائندے فارس الخوری کی معرفت ارسال کی گئی ہے۔ جو اس مہینے کیلئے کونسل کے صدر مقرر ہوئے ہیں۔ یہودیوں نے کونسل کو جو چٹھی بھیجی ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ وہ بعض شرائط کے ساتھ اس حکم کو ماننے کیلئے تیار ہیں لیکن اسرائیلی حکومت کی طرف سے اس سلسلے میں جو اعلان ہوا ہے۔ اسمیں کسی شرط کا ذکر نہیں ہے۔ بلکہ یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ یہودی غیر مشروط طور پر لڑائی بند کر دینگے۔ سلامتی کونسل کے حلقوں میں بہت اطمینان کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ اب معاملات بہتر طریق پر طے پا سکیں گے پاپائے روم نے بھی عربوں اور یہودیوں کے اس اقدام پر خوشی ظاہر کی ہے۔

فلسطین کے متعلق سلامتی کونسل کا اجلاس

لیک سکسس ۲ جون۔ آج رات سلامتی کونسل کا اجلاس پھر منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں ان جوابوں کی تفصیلات پر غور کیا جائیگا۔ جو عربوں اور یہودیوں نے چار ہفتوں کے لئے لڑائی بند کرنیکی تجاویز کو منظور کر لینے کے متعلق ارسال کئے ہیں۔ یہودیوں نے ان تجاویز کے بعض حصوں سے اپنے مفید مطلب معانی نکالنے چاہے ہیں اور اپنی منظوری کو انہی معانی کیساتھ مشروط قرار دیا ہے عربوں کو انکی اس شرط پر اعتراض ہے جس سے معاملہ کھٹائی میں پڑنے کا اندیشہ ہے۔

اگر سکھ قوم کی آئندہ نسلیں ایک ایسے نام مطعون کرنے پر مجبور ہو گئیں۔ جسے آج اس کی قوم سر آنکھوں پہ بٹھا رہی ہے۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی
پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر دفتر میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل
۳؍جون ۱۹۴۸ء

حکومتِ الٰہیہ

آجکل بعض مسلمان "حکومت الٰہیہ" کا نعرہ لگا رہے ہیں۔ ان کا مطالبہ ہے۔ کہ پاکستان میں حکومت الٰہیہ قائم ہونی چاہیئے۔ جہاں تک ہم نے ان لوگوں کے مطالبہ پر غور کیا ہے۔ وہ قرآن کریم کی بعض آیات سے یہ استدلال کرتے ہیں۔ کہ ان آیات کے رو سے مسلمانوں کی حکومت وہی ہو سکتی ہے۔ جس کا بادشاہ یا حاکم اعلےٰ اللہ تعالےٰ کو تسلیم کیا جائے۔ ہم اس بات میں ان لوگوں سے متفق ہیں۔ قرآن کریم میں کئی جگہ حکومت کو اللہ تعالےٰ کی طرف نسبت دی گئی ہے۔ چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام جیل میں جب اپنے دو قیدی ساتھیوں کو تبلیغ فرماتے ہیں۔ تو صاف الفاظ میں فرماتے ہیں۔ ان الحکم الا للہ۔ یعنی حکم صرف اللہ تعالےٰ کے لئے ہے۔

لیکن حکومت الٰہیہ کا نعرہ لگانے والے ہمارے دوست اس کو بہت محدود معنے میں استعمال کرنے لگے ہیں جب حضرت یوسف علیہ السلام جیل میں تھے۔ تو انہوں نے اپنی تبلیغی تقریر میں یہ الفاظ استعمال کئے تھے۔ ظاہر ہے کہ جب آپ جیل میں تھے۔ تو ایسے الفاظ استعمال کرنے سے ان کا مطلب صرف دنیاوی حکومت نہیں تھا بلکہ حکومت الٰہیہ سے ان کا مطلب وہی تھا۔ جو دوسرے انبیاء علیہم السلام اس سے لیتے رہے ہیں۔ یعنی انسان اس بات کو تسلیم کرلے۔ کہ ہر چیز کا مالک اللہ تعالےٰ ہے۔ اس کا قانون تمام قانونوں پر حاوی ہے۔ حکومت الٰہیہ وہی چیز ہے۔ جس کو حضرت عیسےٰ علیہ السلام خدا کی بادشاہت کہتے تھے۔

بنی اسرائیل کو اللہ تعالےٰ نے دنیا کی دوسری قوموں کے ساتھ دنیاوی حکومت بھی عطا کی تھی۔ کئی پشتوں تک بنی اسرائیل فلسطین اور ملحقہ علاقہ میں سلطنت کرتے چلے آئے تھے بعد میں ان میں برائیاں پیدا ہونے کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے یہ نعمت ان سے چھین لی۔ اور ان کو دوسری قوموں کا غلام بنادیا۔ لیکن تورات میں یہودیوں کو دوبارہ بادشاہت عطا ہونے کی پیشگوئی ہوئی تھی۔ اور اس سے یہودی یہ سمجھنے لگ گئے تھے کہ ان میں ایک بادشاہ پیدا ہوگا۔ جو دوبارہ ان کو دنیاوی حکومت دلائے گا۔ بنی اسرائیل خدا کی بادشاہت کا اصل مفہوم بھول گئے اور انہوں نے اس کے معنے ملکی اور دنیاوی بادشاہت تک محدود کر دیئے۔ یہی وجہ ہے کہ جب حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے دعوےٰ کیا۔ کہ وہ بنی اسرائیل کو خدا کی بادشاہت دلائینگے۔ تو ظاہر پرست یہودیوں نے آپ کا ٹھٹھا اڑایا۔ کیونکہ وہ ایک غریب اور نادار انسان تھے۔ دنیاوی حکومت کے ان میں کوئی آثار نہیں پائے جاتے تھے۔ اس وقت یہودیوں پر رومی حکمران تھے۔ یہودیوں کا خیال تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ کوئی ایسا بادشاہ ان میں پیدا کرے گا۔ جو رومیوں کو شکست دے کر ان کے ملک سے باہر نکال دے گا۔ لیکن گو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو دعوےٰ تھا کہ وہ یہودیوں کے معہودہ اور موعودہ بادشاہ ہیں لیکن یہودی جو دنیاوی حکومت کی آس لگائے بیٹھے تھے مایوس ہو گئے۔ اور انہوں نے امتحان کے طور پر حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے پوچھا۔ کہ اگر تو یہودیوں کا بادشاہ ہے۔ تو کیا اب ٹیکس وغیرہ قیصر کو ادا کیا جائے؟ در اصل یہ انہوں نے اس لئے کیا۔ کہ اسکو قیصر کا باغی ٹھہرا کر سزا دلائی جائے۔ لیکن حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے ان کو نہائت اچھا جواب دیا۔ اور کہا کہ سکہ دکھایا جائے۔ اگر وہ سکہ قیصر کا ہے تو ٹیکس قیصر کو ادا کرنا چاہیئے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے کئی طریقوں سے ان کو سمجھایا کہ خدا کی بادشاہت سے مطلب اس دنیا کی بادشاہت نہیں۔ لیکن یہودی جو ظاہر پرستی میں بڑھ گئے ہوئے تھے۔ اس فرق کو نہ سمجھ سکے اور حقیقت سے دور رہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کا حکومت الٰہیہ کا تصور نہائت وسیع ہوتا ہے۔ جو انسان کی تمام انفرادی اور اجتماعی زندگی پر حاوی ہوتا ہے۔ لیکن بعد میں انبیاء کی امتیں اس وسیع تصور کو صرف دنیاوی حکومت تک محدود کرلیتی ہیں۔ اس سے ہم آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔ کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا ان الحکم الا للہ سے کیا مطلب ہے۔ اور قرآن کریم میں جو ایسی دوسری آیات ہیں۔ ان میں حکومت الٰہیہ کا تصور کیا ہے۔

یہاں اس بات کو بھی پیش نظر رکھ لینا چاہیئے۔ کہ چونکہ انبیاء علیہم السلام کا تصور حکومت الٰہیہ انسان کی تمام انفرادی اور اجتماعی زندگی کو گھیرتا ہے۔ اس لئے اس میں دنیاوی حکومت بھی شامل ہے۔ لیکن دنیاوی حکومت کو حکومت کے وسیع اور حقیقی تصور سے اس تصور سے جو انبیاء علیہم السلام کا ہے جدا نہیں کیا جا سکتا۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ جب تک اللہ تعالےٰ کی حکومت کسی سوسائٹی کی تمام انفرادی اور اجتماعی زندگی پر قائم نہ ہو۔ اس وقت تک نری دنیاوی حکومت الٰہیہ اول تو قائم ہو ہی نہیں سکتی۔ لیکن اگر کسی طرح قائم کر بھی دی جائے۔ تو تادیر قائم نہیں رہ سکتی۔ یہ حقیقت ایک سادہ اصول سے عیاں ہوتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ کوئی حکومت قائم نہیں ہو سکتی۔ خواہ وہ الٰہی حکومت ہو یا انسانی جب تک وہ لوگ جن میں وہ حکومت قائم کی جانی ہو۔ ان اصولوں پر یقین نہ رکھتے ہوں۔ جن پر حکومت کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔ یقین کے معنے صرف زبانی یا خواہشاتی یقین نہیں ہے۔ بلکہ حقیقی یقین مراد ہے۔ جو ان کے خیالات اور اعمال میں خود بخود ظاہر ہو جاتا ہے۔ مثلاً یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ قوم کا یقین تو نازی طرز حکومت پر ہو۔ اور ان میں اشتراکی طرز حکومت قائم ہو جائے۔ یا مثلاً قوم تو جمہوریت کو پسند کرتی ہو۔ مگر حکومت شخصی ہو۔ جیسے خیالات کسی قوم کے ہونگے ویسی ہی ان میں حکومت بھی قائم کی جا سکتی ہے۔

اب ہمیں دیکھنا ہے۔ کہ جس حکومت الٰہیہ کا پاکستان میں بعض لوگ مطالبہ کر رہے ہیں۔ اس کا پس منظر کیا ہے۔ کیا ان لوگوں کا خیال ہے۔ کہ پاکستان کی سوسائٹی اکثر ایسی ہے۔ کہ ان کی انفرادی اور اجتماعی تمام دوڑ دھوپ پر اللہ تعالےٰ کا قانون حاوی ہو چکا ہے۔ اگر ان کا یہ خیال صحیح ہو۔ تو ظاہر ہے کہ پھر کسی مطالبہ کی ضرورت ہی نہیں۔ جب اکثریت ایسے لوگوں کی موجود ہے۔ جن کی تمام زندگی پر حکومت الٰہیہ کا عمل درآمد ہے۔ تو دنیاوی حکومت الٰہیہ جو صرف حکومت الٰہیہ کے وسیع تصور کا ایک ادنےٰ نتیجہ ہے۔ خود بخود ان میں قائم ہو جانی چاہیئے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ اس سے صریحاً یہی نتیجہ برآمد ہوتا ہے۔ کہ جس حکومت الٰہیہ کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ وہ قطعاً اس حکومت الٰہیہ کا قدرتی نتیجہ نہیں ہے۔ جو انبیاء علیہم السلام کے تصور کے مطابق ان الحکم الا للہ کی تعریف میں آتی ہے۔ بلکہ یہ لوگ صرف یہ چاہتے ہیں۔ کہ وہ شریعت یا مجموعہ قوانین جو صرف دنیاوی حکومت کے انتظام تک محدود ہے۔ اس کو پاکستان میں نافذ کر دیا جائے۔ ایسی صورت میں شریعت اسلامیہ کی حیثیت وہی رہ جاتی ہے۔ جو کسی غیر الٰہی مجموعہ قوانین کی یہ اور بات ہے۔ کہ وہ عقلی لحاظ سے دوسرے تمام قوانین کے مجموعوں سے اعلیٰ اور بہتر ہو لیکن ملک میں شریعت کے اس طور پر نفاذ کو ہم کسی طرح بھی حکومت الٰہیہ کے نفاذ سے نامزد نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اس میں وہ عنصر موجود نہیں۔ جس کی وجہ سے ہم کسی حکومت کو حکومت الٰہیہ کہہ سکتے ہیں۔ یعنی اس کا براہ راست نتیجہ ہونا اس وسیع حکومت الٰہیہ کا جس کی طرف قرآن پاک نے ان الحکم الا للہ میں اشارہ کیا ہے۔

لیکن ہمیں یہ بات بھی نظر انداز نہیں کرنی چاہیئے۔ کہ جس شریعت کا پس منظر ساتھ نہ ہو۔ یا دوسرے الفاظ میں جب شریعت اسلامیہ "حکومت الٰہیہ" کے حقیقی معنوں کے ساتھ نفاذ پذیر نہ ہو۔ تو اس کے اجرا میں بہت سی خامیاں اور غلطیاں پیدا ہو جانے کا احتمال باقی رہیگا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم پاکستان میں شریعت اسلامیہ کے نفاذ کے خلاف ہیں۔ لیکن ہم واضح کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ جو لوگ حکومت الٰہیہ کا نعرہ لگاتے ہیں۔ وہ در اصل نہ تو خود اس کا صحیح مفہوم سمجھتے ہیں۔ اور نہ دوسروں کو سمجھا سکتے ہیں کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ حکومت الٰہیہ اگر قائم ہو جائے تو اس کے لئے کسی مطالبہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں ہم شریعت اسلامیہ کے وہ تمام ہی اصول جو دنیاوی حکومت کے متعلق ہیں۔ صرف ان کو موجودہ حالات میں یہاں نافذ کرسکتے ہیں۔ ہم دل سے چاہتے ہیں۔ کہ اسلامی شریعت کے یہ اصول جلد از جلد پاکستان کیا تمام اسلامی دنیا میں نافذ ہو جائیں۔ کیونکہ ہم ان کی افادیت کے منکر نہیں ہیں۔

لیکن اگر ہمارے دوست چاہتے ہیں کہ حکومت الٰہیہ اپنی پوری شان اور مکمل قوت کے ساتھ پاکستان اور دنیا میں قائم ہو۔ تو ان کو حکومت سے نہیں بلکہ عوام سے مطالبات کرنے چاہئیں۔ ان کو عوام میں اسلامی زندگی کی روح پیدا کرنے میں اپنی دولت اپنی جان اپنی تمام قوت صرف کرنی چاہیئے۔ کیونکہ حقیقی حکومت الٰہیہ محض حکومت کے اصول کے بدلنے سے پائیدار نہیں ہو سکتی۔ جس طرح آم کے درخت پر اپنی طرف سے آم لگائے جائیں یا گلاب کے پودے پر مصنوعی پھول کھلانے کی کوشش کی جائے۔ جب تک آم کے درخت اور گلاب کے پودے کی جڑیں زمین میں مضبوط نہ ہوں۔ اس وقت تک نہ تو آم کا درخت پھل دے سکتا ہے۔ اور نہ گلاب کا پودا پھول۔ اسی طرح حقیقی حکومت الٰہیہ اوپر سے نہیں ٹھونسی جا سکتی۔ بلکہ نیچے سے اوپر اٹھتی ہے۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ آپ حکومت سے مطالبہ نہ کریں۔ کہ شریعت اسلامیہ کو نافذ کیا جائے۔ کریں بے شک کریں لیکن آپ کا اصل کام وہ زمین تیار کرنا ہے۔ جس میں حکومت الٰہیہ کا پودا نشوونما پا سکتا۔ پھول سکتا پھل سکتا ہے۔

آؤ آج ہم اپنے کام کا جائزہ لیں۔ کیا جتنا زور ہم حکومت سے شریعت اسلامیہ کے نفاذ کے مطالبات میں صرف کر رہے ہیں اس کے برابر نہیں۔ اس سے نصف بلکہ چوتھائی حصہ میں بھی ہم نے شریعت اسلامیہ کے لئے زمین تیار کرنے میں صرف کیا ہے؟ دوسرے لفظوں میں ہم نے کتنے انسانوں کو خدا کی بادشاہت کا مژدہ سنایا ہے۔ خیر یہ بھی ابھی دور کا سوال ہے۔ پہلا سوال تو یہ ہے کہ جس کی حکومت ہم چاہتے ہیں۔ اس کو پہچاننے اس سے ذاتی واقفیت پیدا کرنے کے لئے ہم نے کتنا وقت صرف کیا ہے۔ کیا ہم نے کبھی اللہ تعالےٰ سے تعلق پیدا کرنے کی کوشش کی ہے ظاہر ہے۔ کہ جب تک ہم اپنے بادشاہ کو پہچانتے نہیں۔ ہم اس کی حکومت کس طرح قائم کر سکتے ہیں ہمیں پہلے اپنے آپ کو یہ یقین دلانا پڑیگا۔ کہ واقعی کوئی اللہ تعالےٰ موجود ہے۔ جو دونوں جہانوں کا بادشاہ ہے۔ پھر ہمیں یہ جاننا پڑے گا کہ وہ واقعی ہم سے تقاضہ کرتا ہے۔ کہ ہم اس کی ملوکیت کو اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر قائم کریں۔ خدارا بتایئے کوئی وزیر کوئی لیڈر کوئی گورنر کوئی بڑے سے بڑا انسان ایسے بادشاہ کی حکومت دنیا میں قائم کر سکتا ہے۔ جس کو وہ نہ جانتا ہو نہ پہچانتا ہو جس سے اس کی کوئی رسم و راہ ہی نہ ہو۔ اس لئے کیا یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ پیشتر اس کے کہ ہم "حکومت الٰہیہ" کا مطالبہ کریں۔ ہمیں پہلے اس اللہ کو جاننے اور پہچاننے کا انتظام کرنا چاہیئے۔ جس کی حکومت کا ہم مطالبہ کر رہے ہیں:

آپ کہیں گے خدا کا قانون قرآن پاک اور رسول اللہ کی صورت میں ہمارے پاس موجود ہے۔ اسپر ہمارا ایمان ہے یہی کافی ہے۔ بے شک آپ کا ایمان ہے۔ ہم مانتے ہیں۔ لیکن آپ اس کا دوسروں کو کیا ثبوت دے سکتے ہیں۔ آج کوئی بھی دوسرا یہ ماننے کو تیار نہیں کہ خدا بندوں سے کلام کرتا ہے۔ ان کا فلسفہ ان کی سائنس ان کو یہی سکھاتی ہے پھر آپ ان کو کس طرح یقین دلا سکتے ہیں کہ قرآن کریم خدا کا کلام ہے۔ اور محمد صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اس کے فرستادہ ہیں۔ اور قرآن کریم ان پر خدا کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ اس لئے اس میں جو قانون ہے وہ اللہ تعالےٰ کا قانون ہے۔ غیر تو غیر آپ یہ بات تو اب خود مسلمانوں سے بھی نہیں منوا سکتے۔ مغربی فلسفہ نے ان کو بھی اللہ تعالےٰ سے ہمکلامی کا منکر کر دیا ہے اگر کوئی شخص انکار کرے۔ کہ قرآن میں جو قانون ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کا وضع کردہ ہے تو آپ اس کو کس طرح قائل کر سکتے ہیں۔ بلکہ ہمیں تو یہ بھی ڈر ہے۔ کہ خود آپ کے دل میں اگر شک پیدا ہوا ہو۔ تو آپ بھی اپنے آپ کو یہ یقین نہیں دلا سکتے۔ کہ قرآن کریم واقعی خدا تعالےٰ کا کلام ہے۔ . . . جب تک آپ بچشم خود وہ زندہ نشان نہ دیکھیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ انسانوں سے کلام کر سکتا ہے۔ اس وقت اور صرف اس وقت آپ کو پورا یقین آئے گا۔ کہ اس دنیا و مافیہا کا بادشاہ حقیقی بادشاہ موجود ہے۔ جس کی بادشاہت ہماری تمام انفرادی اور اجتماعی زندگی پر قائم ہوتی ہے۔ اور یہی ہے مفہوم حکومت الٰہیہ کا یہی ہے مفہوم قرآن کریم کی حکومت کا یہی ہے مفہوم۔ تمام انسانی قوانین پر الٰہی قوانین کی فتح کا۔

آپ حکومت پاکستان سے بے شک پرزور مطالبات کریں۔ بلکہ ہم تو کہتے ہیں آپ ہندوستان کی حکومت سے بھی شریعت اسلامیہ کے نفاذ کے مطالبات کریں۔ چین کی حکومت سے بھی کریں۔ امریکہ روس اور برطانیہ کی حکومتوں سے بھی کریں۔ آپ کو مطالبات سے کوئی نہیں روکتا آپ خواہ مخواہ کسی سے بدظن نہ ہوں۔ آپ تمام دنیا کی حکومتوں سے مطالبات کر سکتے ہیں۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ حکومتوں کے علاوہ آپ اپنے دل سے بھی حکومت الٰہیہ کا مطالبہ کریں۔ اور وہ مطالبہ یہی ہے۔ کہ اپنے حقیقی بادشاہ اپنے ملک الناس کو پہچانیں۔ اور اس سے راہ و رسم پیدا کریں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ کلام

اتوار کی رات خواب میں دیکھا کوئی شخص ہے۔ اور وہ میری ایک نظم خوش الحانی سے بلند آواز سے پڑھ رہا ہے۔ آنکھ کھلی تو شعر تو کوئی یاد نہ رہا۔ مگر وزن اور قافیہ ردیف خوب اچھی طرح یاد رہے۔ اسی وقت ایک مصرعہ بنایا۔ کہ وزن قافیہ ردیف یاد رہ جائیں۔ صبح اسپر غزل کہی جو چھپنے کے لئے ارسال ہے (مرزا محمود احمد)

مُردوں کی طرح باہر نکلو اور ناز و ادا کو رہنے دو
سِل رکھ لو اپنے سینوں پر اور آہ و بکا کو رہنے دو

اب تیرِ نظر کو پھینک کے تم اک خنجر آہن ہاتھ میں لو
یہ فولادی پنجوں کے ہیں دن اب دستِ حنا کو رہنے دو

کیا جنگوں سے مومن کو ہے ڈر وہ موت سے کھیلا کرتا ہے
تم اس کے سر کرنے کے لئے میدانِ وغا کو رہنے دو

ایامِ طرب میں ساتھ رہے جب غم آیا تو بھاگ اٹھے
ہے دیکھی ہوئی اپنی یہ وفا تم اپنی وفا کو رہنے دو

مسلم جو خدا کا بندہ تھا افسوس کہ اب یوں کہتا ہے
اسباب کرو کوئی پیدا جبریل و خدا کو رہنے دو

خود کام کو چوپٹ کر کے تم اللہ کے سر منڈھ دیتے ہو
تم اپنے کاموں کو دیکھو اور اس کی قضا کو رہنے دو

جو اس کے پیچھے چلتے ہیں ہر قسم کی عزت پاتے ہیں
لگ جاؤ اسی کی طاعت میں اور چون و چرا کو رہنے دو

وہ اس کی نیچی چتون میں جنت کا نظارہ دیکھتا ہے
اس جور و جفا کے واسطے تم پابندِ وفا کو رہنے دو

سندھ کے احمدی ماخوذین کے لئے
درخواست دعا

سندھ میں ہمارے گیارہ نوجوان واقفین ایک قتل کے الزام میں ماخوذ ہیں۔ ان کے مقدمہ کے فیصلہ کی آخری تاریخ ۲۷ جون ۱۹۴۸ء ہے۔ احباب ان کی باعزت رہائی [illegible]

حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ

از جناب سید نعیم احمد شاہ ابن سید عزیز اللہ شاہ صاحب جہلم

حضرت مولوی شیر علی صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اولین صحابہ کرام میں سے تھے۔ تعلیم سے فراغت پانے کے بعد ہمیشہ کے لئے اپنے آبائی وطن کو خیرباد کہہ کر دیارِ مسیح میں سکونت اختیار کی۔ اور سلسلہ احمدیہ کی خدمات کی سرانجام دہی کے لئے اپنے مال و جان کو قربان کیا۔ آپ کا وجود بہت سی خوبیوں کا مالک تھا۔ مگر میں اس جگہ صرف تین صفات حسنہ کا ذکر کرونگا۔ جو قادیان کے ہر فرد و بشر احمدی۔ غیر احمدی۔ ہندو سکھ وغیرہ پر روز روشن کی طرح عیاں تھے۔ اور یہ تین خوبیاں ہر سچے مومن مسلمان کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ورثہ میں ملی ہیں۔

پہلی خوبی:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے۔ کہ "راستہ کے حق کو ادا کرو" یعنی راہ گذر کو السلام علیکم کہو۔ اس حق کو حضرت مرحوم نے نہایت عمدگی سے نبھایا۔ آپ راستے پر چلنے والے بلا امتیاز مذہب و ملت ہر خورد و کلاں کو سب سے پہلے السلام علیکم کہتے تھے۔ قادیان کے اکثر لوگوں نے السلام علیکم کہنے کی سنت کی ادائیگی کو حضرت مرحوم سے سیکھا ہے۔ میں نے بارہا کوشش کی۔ کہ میں مولوی صاحب مرحوم کو پہلے سلام علیکم کہوں۔ مگر مرحوم ہمیشہ سبقت لے جاتے رہے۔ اور میں نے کئی دفعہ دیکھا کہ آپ راستے سے کانٹے ہٹا دیا کرتے تھے۔

دوسری خوبی:۔ غربا اور مسکین پروری ہے۔ آپ ہمیشہ اپنے گھر میں چند غربا کو رکھا کرتے تھے۔ جن کے خورد و نوش لباس اور تعلیم کا خاص خیال رکھتے تھے۔ بیسیوں ایسے طلبا ہیں۔ جنہوں نے مولوی صاحب مرحوم کے گھر میں رہ کر تعلیم کو مکمل کیا ہے۔ اور اب وہ سلسلہ کا مفید وجود بنے ہوئے ہیں۔ ان کے ذریعہ سے تا قیامت مرحوم کو ثواب ملتا رہے گا۔ مرحوم غربا اور مسکینوں کی خاطر ہمیشہ تین چار بھینسیں رکھا کرتے تھے غربا صبح و شام لسی اور دودھ لے جایا کرتے۔ اور گذر اوقات کرتے تھے۔

تیسری خوبی:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے حقیقی عشق و محبت تھی۔ خاندان کے چھوٹے بچے کو بھی نہایت ادب و احترام سے السلام علیکم کرنا اور دعا کا کہنا آپ کا طریقہ تھا۔ لبا اوقات تجربہ میں آیا ہے۔ کہ آپ صاحبزادگان کی عزت و آرام کی خاطر کھڑے ہو جاتے تھے۔ اور سلام کرنے کے بعد پہلے اُن کو بٹھانا پھر خود بیٹھنا پسند فرماتے تھے۔

یہ تین خوبیاں ایسی ہیں۔ کہ جن کے اختیار کرنے سے انسان میں اسلام اور احمدیت کی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ کا محبوب بن جاتا ہے مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ کہ جب محترم والد صاحب گھوڑا گلی (کوہ مری) میں رہتے تھے تو حضرت مولوی صاحب مرحوم بھی موسم گرما گذارنے کیلئے اس جگہ تشریف فرما ہوئے۔ ان کے مبارک وجود سے ہمارے گھر میں نیز سرکاری کارکنان اور مہمانوں کو بہت سے روحانی فوائد پہنچے۔ آپ کو دیکھ کر بیسیوں لوگوں نے نماز کی پابندی۔ قرآن کریم کا پڑھنا۔ اسلامی اخلاق کو اختیار کر کے روحانی فوائد حاصل کئے۔ اس جگہ مرحوم میری دونوں ہمشیرگان کو مذہبی کتب کے علاوہ انگریزی بھی پڑھاتے رہے ہیں۔ اور نہایت محنت شاقہ کے ساتھ فرض منصبی سمجھ کر تعلیم دیتے تھے۔ جس کی وجہ سے میری ہمشیرہ گان نے دینیات اور انگریزی میں کافی لیاقت حاصل کر لی تھی۔ مرحوم نے اپنے اخلاق فاضلہ میں سے خاص خصلت جو ہمارے خاندان میں چھوڑی ہے وہ دعا پر انتہائی ایمان اور نمازوں کی صحیح رنگ میں ادائیگی ہے انشاء اللہ تعالےٰ۔ مرحوم کو ہمارا خاندان تازیست دعاؤں میں یاد رکھے گا۔ ہم کئی دفعہ دعا کیلئے گئے ہمیشہ کوئی نہ کوئی چیز بطور تحفہ دے دیا کرتے تھے۔ ہم بھی بطور تبرک قبول کر لیا کرتے تھے۔ تمام خاندان میں سے ہم پر اُن کے بے شمار احسان ہیں۔ اے خدا۔ تو اپنے فضل و کرم سے مرحوم کو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے قرب میں جگہ دے۔ اور ہم کو مرحوم کے اخلاق فاضلہ پر کاربند ہونے کی توفیق عطا کر اللھم آمین۔

یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے۔ کہ ہماری بڑی ہمشیرہ صاحبہ یعنی باجی سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ جو اب حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی حرم ہیں) جب قادیان میں تعلیم حاصل کر رہی تھیں۔ اُس وقت بھی جب موقعہ ملتا حضرت مولوی صاحب مرحوم ہمارے مکان پر تشریف لاتے۔ اور ہمیشہ پند و نصیحت فرماتے رہتے۔ اُن کو ہم سے بہت پیار تھا اور ہمیں بھی ان سے والہانہ محبت تھی۔ اور ہے۔ جب بڑی ہمشیرہ صاحبہ نے میٹرک کا امتحان دینا تھا۔ تو آپ متواتر تشریف لاتے رہے۔ اور تسلی دیا کرتے تھے۔ سچ تو یہ ہے کہ انہیں کی پاک دعاؤں کے نتیجہ میں ہمشیرہ صاحبہ کامیاب ہوئی ہیں۔ ہمارے ابا جان کی ترقی کیلئے ہمیشہ دعائیں کیا کرتے اور سچ تو یہ ہے کہ اُن کے وفات پانے سے جو جگہ خالی پیدا ہو گیا ہے۔ وہ کسی صورت میں پُر نہیں ہو سکتا۔ اور دنیا میں بہت کم وجود ہونگے۔ جو آپ کی طرح ہونگے *

"ہمارے ملک میں تبلیغ اسلام"

ہالینڈ کے ایک اخبار کا اقتباس

(از مکرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر مولوی فاضل مجاہد ہالینڈ)

کچھ عرصہ ہوا۔ مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت ہالینڈ کے ایک ہفتہ وار اخبار "Timotheus" تیموتھیوس کا میں ہمارے مشن کے متعلق ایک مقالہ شائع ہوا تھا۔ جس کا ترجمہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے:۔

"اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ مسٹر قدرت اللہ حافظ مبلغ اسلام ہالینڈ میں انڈونیشین مسلمانوں میں کام کرنے کیلئے تشریف لائے ہیں۔ اس حد تک تو یہ خبر ایک معمولی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ ہمارے ملک میں کافی انڈونیشین موجود ہیں۔ اور اس طرح انہیں اپنے مذہبی فرائض و عبادات کے ادا کرنے کا موقعہ ملجائیگا ہمارا ملک ہر ایک انسان کو مذہبی آزادی دیتا ہے۔ اور یہ ایک نہایت ہی قیمتی چیز ہے جسکی حفاظت کرنا ہمارا فرض ہے۔ لیکن دوسری طرف جب ہم یہ پڑھتے ہیں۔ کہ حافظ صاحب موصوف ڈچوں کو مسلمان بنانے کا ارادہ بھی رکھتے ہیں۔ تو معاملہ برعکس ہو جاتا ہے ایک عیسائی ملک میں یہ امر محال معلوم ہوتا ہے چونکہ ہمارے ملک میں مذہبی تبلیغ کی اجازت ہے۔ اسلئے ہم کچھ کر نہیں سکتے۔ اب ہمیں کیا کرنا چاہئیے؟ ان قوانین کو بدلنا تو میرے ذہن میں نہیں آتا لیکن ہم مسٹر حافظ کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ ہم ان کی آمد سے قطعاً خوش نہیں ہیں۔ انہیں ہالینڈ کے عیسائیوں کی ہمدردی پر بھروسہ نہیں رکھنا چاہیئے۔ وہ ویسے ایک شریف آدمی ہونگے مگر بحیثیت مبلغ اسلام ہم ان کا مقابلہ ضرور کرینگے۔ اور ہم انہیں یقین دلاتے ہیں کہ ہم ڈچ صرف اور صرف حضرت مسیح کے ہیں۔ اور ان کے علاوہ کسی کو بھی نہیں چاہیں گے۔ ہمیں امید ہے کہ انکی مسجد جو وہ ہمارے ملک میں تعمیر کروانا چاہتے ہیں۔ خالی پڑی رہیگی اور مسٹر حافظ جلد یا بدیر یسوع مسیح کے گرجا میں ٹھکانہ ڈھونڈینگے جہاں ہم انہیں دل سے خوش آمدید کہیں گے جو کہ مسجد کے گنبد تلے نہیں کر سکتے۔"

احباب کرام اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ان کے لئے مبلغین اسلام کا وجود تثلیث کدہ میں کتنا تکلیف دہ ہے اور یہ کہ ان کے نزدیک اسلام کا ان ممالک میں پھیلنا کس قدر ناممکن ہے مگر یہ لوگ نہیں جانتے کہ یہ خدا تعالےٰ کا ارادہ ہے جسکو پورا ہونے سے دنیا کی کوئی طاقت بھی نہیں روک سکتی اللہ تعالیٰ نے ان کی امیدوں پر پانی پھیرتے ہوئے مسجد بننے سے پہلے ہی ان کے ملک میں اسلام کا پودا بو دیا ہے اور اس مقالہ کے بعد تین افراد بیعت کر کے مشرف اسلام ہو چکے ہیں۔ یہ افراد مقالہ نگار کا منہ توڑ جواب ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں نہایت عاجزی سے درخواست ہے۔ کہ وہ ہمارے مبلغین کیلئے نہایت خضوع و خشوع سے دعا فرماتے رہیں تا اللہ تعالےٰ ان ممالک میں جلد از جلد اسلام کو پھیلا دے اور اس قسم کے معاندین کے دیکھتے دیکھتے ایک مسجد نہیں بلکہ کئی مساجد تعمیر ہوں۔ اور مکرم حافظ صاحب ایک بہت بڑی جماعت کے امام بن کر نماز پڑھا رہے ہوں۔ تا انہیں معلوم ہو جائے کہ ان کا یقینی وہم باطل تھا۔ اور ان کی امید ایک یاس تھی۔ آمین۔

درخواست دعا:۔ میری اہلیہ کو آج ۹ دن سے متواتر بخار آرہا ہے غالباً ٹائیفائڈ ہے۔ نقاہت اور کمزوری بہت ہو گئی ہے بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ اسکی صحت شفایابی اور لمبی عمر کیلئے دعا فرما کر مشکور فرما دیں۔ خاکسار (ڈاکٹر) غلام مصطفےٰ میو ہسپتال لاہور

قرآن کریم کی ایک پیشگوئی

(از مکرم عبد الحمید صاحب طالب علم مولوی فاضل کلاس احمد نگر)

اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام مجید اور فرقان حمید میں بعض انبیاء کے واقعات بیان فرمائے ہیں۔ قرآنی حقائق و معارف سے بے بہرہ لوگ اور ہمارے معاندین ان واقعات کو پڑھ کر کہہ دیتے ہیں۔ کہ یہ کلام تو پرانے قصوں سے بھرا پڑا ہے ان کا فائدہ کیا؟ یہ اعتراض صرف کلام اللہ کے نہ سمجھنے سے کیا جاتا ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ کلام الٰہی کے اندر جو بھی واقعات بیان فرمائے گئے ہیں وہ علاوہ پچھلی قوموں کی تاریخ کے آئندہ کے لئے پیشگوئیاں بھی ہیں۔ اب ظاہر نظر سے یا اعتراض کرنے کی غرض سے کلام مجید پڑھنے والا شخص۔ سورہ کہف کو ایک فرضی یا پرانا قصہ کہے گا۔ مگر وہ ذرا ہمارے آقا و سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی وہ تفسیر پڑھیں جو آپ نے سورہ کہف کے متعلق فرمائی ہے۔ تو وہ اس سورہ کے اندر اس قسم کے حقائق و معارف پائے گا۔ کہ دنگ رہ جائے گا۔ اور حیران ہو گا کہ یہ تو ساری کی ساری سورہ موجودہ زمانے کے لئے نازل ہوئی تھی۔ کہ وہ دجالی فتنہ کس طرح اٹھے گا۔ اور کس طرح اس کو مسیح خدا دبا دے گا۔

اس قسم کی سینکڑوں مثالیں قرآن شریف میں موجود ہیں۔ لیکن اس جگہ میں مختصراً پارہ دوم کے آخر میں طالوت اور جالوت کے مابین جنگ ہوئی۔ اور کس طرح جالوت کو شکست ہوئی۔ اور کس طرح نبی کی جماعت نے عمل کیا۔ اس کا ذکر کروں گا۔ اور بتاؤں گا کہ یہ واقعہ ایک پیشگوئی ہے جو مسیح موعودؑ کی قوم کے ساتھ وابستہ کی گئی ہے۔

اس جگہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل باتوں کا ذکر فرمایا ہے فرماتا ہے۔ الم تر الی الملا من بنی اسرائیل من بعد موسیٰ اذ قالوا لنبی لھم ابعث لنا ملکا نقاتل فی سبیل اللہ قال ھل عسیتم ان کتب علیکم القتال الا تقاتلوا قالوا وما لنا الا نقاتل فی سبیل اللہ وقد اخرجنا من دیارنا وابنائنا فلما کتب علیھم القتال تولوا الا قلیلا منھم واللہ علیم بالظلمین۔

اس آیت شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے۔ کہ بنی اسرائیل کے سرداروں نے اپنے نبی سے کہا۔ کہ ہمارے لئے ایک بادشاہ مقرر فرما۔ تا ہم اللہ کے رستہ میں لڑیں۔ اس نے کہا۔ ممکن ہے۔ کہ اگر تم پر جنگ فرض کی جائے تو تم نہ لڑو۔ انہوں نے کہا ہم کو کیا ہوا ہے۔ کہ ہم راہ خدا میں نہ لڑیں۔ حالانکہ ہم اپنے گھروں سے نکالے گئے اور اپنے بیٹوں سے الگ کئے گئے لیکن جب جنگ فرض کی گئی ان پر تو پھر گئے سوائے تھوڑے سے لوگوں کے اور خدا تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

اس جگہ اس بات کا ذکر ہے۔ کہ ان لوگوں نے جنگ کی خواہش کی اور نبی نے ان کو تنبیہہ کی۔ کہ یہ نہ ہو۔ کہ وقت آوے اور تم نہ لڑو۔ وہ کہنے لگے کہ ہم کو جب ہمارے گھروں سے نکال دیا گیا ہے۔ اور اپنے بیٹوں سے ہم محروم ہو گئے ہیں کیوں نہ لڑیں گے۔ مگر جب جنگ کا وقت آیا۔ تو وہ سب پھر گئے۔ مگر خالص مومنین کی تھوڑی سی جماعت رہ گئی۔ اسی طرح ہماری جماعت کے اکثر لوگ کہتے ہیں۔ کہ ہم لڑیں گے۔ کیونکہ ہم کو وہاں سے نکال دیا گیا ہے۔ مرکز سے جدا ہو چکے ہیں۔ مگر جیسا کہ حضور نے بھی اس طرف کئی بار اشارہ فرمایا ہے۔ کہ جب وقت آئیگا۔ تو خالص مومنین کی جماعت ہی آگے بڑھے گی۔ اور زبانی ڈینگیں مارنے والے رہ جائیں گے۔ کمزور ایمان لوگ آگے نہ بڑھ سکیں گے۔ چاہیئے کہ ہم لوگ خوب دعائیں لگ جائیں۔ اور دعا مانگیں۔ کہ خدایا ہم کو اپنے احکام کی پوری پوری پابندی کی توفیق عطا فرما۔ اور اس وقت ہم کو ثابت قدم رکھیو۔ پھر اللہ تعالیٰ آگے چل کر فرماتا ہے۔ فلما فصل طالوت بالجنود قال ان اللہ مبتلیکم بنھر فمن شرب منه فلیس منی ومن لم یطعمه فانه منی الا من اغترف غرفة بیده فشربوا منه الا قلیلا منھم فلما جاوزه ھو والذین امنوا معه قالوا لا طاقة لنا الیوم بجالوت وجنوده قال الذین یظنون انھم ملقوا اللہ کم من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة باذن اللہ واللہ مع الصبرین۔

اس آیت شریفہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جب طالوت لشکر لے کر جالوت کے مقابلہ کو نکلا۔ تو اس نے کہا۔ کہ خدا تعالیٰ تم کو آزمائش میں ڈالنے والا ہے ایک نہر پر۔ وہاں سے پیئے گا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو نہ چکھیگا وہ مجھ سے ہو گا۔ سوائے چلو پینے کے یعنی ایک آدھ چلو میں ہرج نہیں ہے۔ سو تمام لوگوں نے وہاں سے پیا۔ مگر تھوڑے لوگوں نے نہ پیا۔ مومنین کی جماعت مراد ہے۔ جب اس جگہ کو پار کر کے آگے بڑھے۔ تو کہنے لگے کہ جالوت اور اس کے لشکر کا مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ مگر اللہ کے ملنے والوں نے کہا۔ کہ بہت دفعہ چھوٹی اور تھوڑی جماعتیں اللہ کے حکم سے بڑے لشکروں اور جماعتوں پر غالب آیا کرتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ صابرین کا ساتھ دیتا ہے۔

تو اس جگہ ایک تو امتحان کا ذکر کیا گیا۔ کہ انبیاء کی جماعتیں امتحان میں پڑا کرتی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے احکام کی پابندی کرنے والے مومن ہوتے ہیں وہ کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اور باقی نام کے مسلمان اور زبانی دعوے کرنے والے کہ ہم نبی کی جماعت میں ہیں امتحان میں کامیاب نہیں ہو سکتے نھر کے معنے مال کی وسعت کے بھی ہوتے ہیں۔ کہ جس مال میں وہ جماعت پڑ گئی۔ جس طرح ہماری جماعت کے اکثر لوگ مال کی فکر میں اور اس کو سمیٹنے میں توجہ دے رہے ہیں۔ اور حضور بھی اس کی طرف توجہ بارہا دلا چکے ہیں۔ کہ دنیا اور مال کی حرص زیادہ نہ کرو۔ نھر کے معنے محنت میں جان کی قربانی دینا بھی ہے۔ تو یہاں جان کی قربانی سے جی چرانا بھی مراد ہو سکتا ہے سو ہم کو ان چیزوں سے محتاط رہنا چاہیئے۔ اور حقیقی محبت خدا کے ساتھ ہی ہونی چاہیئے۔ فرمایا جو احکام الٰہی اور احکام رسول کو مانتے ہیں۔ وہ فلاح و بہبود اور فلاح دارین کی راہ پاتے ہیں۔ کیونکہ ان لوگوں نے احکام الٰہی کو نہ مانا تھا۔ جب دشمن کے مقابلہ میں گئے اور ڈر گئے اور کہنے لگے۔ اس لشکر جرار کا مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ تو دنیادار بزدل ہوتا ہے اور خدا کا شیدائی اور لقاء اللہ کا تمنائی جان کی قربانی سے دریغ نہیں کرے گا۔ بلکہ اس کو یقین ہو گا۔ کہ ہم فاتح بنیں گے۔ اور ہم کو فتح و ظفر کی کلید ملے گی۔ کیونکہ آگے فرماتا ہے۔ کہ لقاء اللہ کے شیدائی کہتے ہیں۔ کہ خدا کے حکم سے اور اس کی نصرت سے تھوڑی جماعتیں جو خدا کی ہوتی ہیں بڑی جماعتوں پر غالب آیا کرتی ہیں۔

اسی طرف حضور کا اس رؤیا میں جو آپ نے یکم مئی والے الفضل میں پڑھی ہو گی۔ اشارہ ملتا ہے۔ حضور انور فرماتے ہیں۔ کہ رؤیا میں میں نے چار آدمیوں کو دیکھا یہ بعض تشویش میں ڈالتا ہے۔ اگرچہ وہ چھوٹی جگہ تھی۔ کہ وہاں تین چار آدمی آ سکتے ہیں۔ مگر اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ جماعت کا قلیل حصہ اس میں حصہ لے گا۔ اور باقی محروم رہ جائیں گے۔ چنانچہ اس رؤیا میں اوپر کی آیات کا ترجمہ معلوم ہوتا ہے۔ اور یہ بات قبل از وقت بتا دی ہے۔ کہ جالوت سے جس طرح حضرت داؤد کا مقابلہ ہوا۔ اس قسم کا مقابلہ ہونے والا ہے۔ کیونکہ قرائن اور حالات اس کی تائید کرتے ہیں۔ وہ یہ سب پیشگوئیاں ہیں جو قبل از وقت اللہ تعالیٰ نے بتا دی ہیں۔ اور آئندہ پیش ہونے والی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے وقت میں بھی خدا تعالیٰ کے رضا کے طالب یہ کہتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں۔ کہ کم من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة باذن اللہ۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اگرچہ وہ قلیل ہی ہوں بڑے لشکر پر اپنے حکم سے غالب فرمایا کرتا ہے اللہ اللہ تیری شان۔ ان باتوں میں اور ان صورتوں میں اللہ تعالیٰ اپنا وجود ثابت فرماتا ہے۔ اور رسول اور رہبر کی تائید فرما کر ان کی صداقت پر مہر ثبت فرماتا ہے۔ اور بتا دیتا ہے کہ اصل فتح اور ظفر و شکست و ہزیمت اسی کے ہاتھ میں ہے۔ واللہ مع الصابرین۔ اللہ تعالیٰ نے یہ فرما کر ایک توجہ کی تلقین فرمائی۔ کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کا شدائد اور مصائب میں ثابت قدم رہنا اور صبر دکھانا فتح اور فلاح کا موجب ہوتا ہے۔ ہمارے آقا ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے شروع سے ہی جماعت کو صبر کی تلقین فرماتے رہے ہیں۔ اور جماعت نے کئی بار صبر کا عملی نمونہ بھی دکھایا۔ آگے چل کر فرماتا ہے ولما برزوا لجالوت وجنوده قالوا ربنا افرغ علینا صبرا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکفرین آیۃ

کہ جب وہ جالوت اور اس کے لشکر کے مقابلہ میں نکلے تو انہوں نے دعا کی اے اللہ ہم پر صبر ڈال یعنی عطا کر اور ہمیں ثابت قدم بنا۔ اور ہم کو کافر قوم پر غلبہ عطا فرما تو دیکھو یہاں پر برزوا کا لفظ ہے۔ اور وہ خواب جو الفضل یکم مئی میں درج ہے۔ اس میں بھی حضور نے براز کا ذکر فرمایا۔ اور مقابلہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے آپ اس جگہ ذکر فرماتے ہیں۔ کہ پاخانہ کو عربی میں براز کہتے ہیں۔ اور براز کے معنے مقابلہ کرنے کے ہوتے ہیں قوم کو دشمن سے مقابلہ کرنا پڑے گا۔ دوسرے اللہ تعالیٰ نے مصائب و شدائد میں یہ دعا مانگنے کا حکم بھی فرمایا سو ہم کو بھی ان حالات میں اور اسباب سے ہی دعائیں مانگنا چاہئیں۔ اور یہ دعا کثرت سے کرنی چاہیئے۔ یہاں پر جو دعا کا ذکر ہے۔ کہ داؤد نے دعا کی۔ ہم جانتے ہیں کہ ہمارے آقا ہمیشہ ہی ہم کو دعا کی تلقین فرماتے رہے ہیں۔ چنانچہ حضور کی اس رؤیا میں کہ حضرت مسیح موعودؑ کو پاخانہ دکھانے کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے مبارزت اور مقابلہ کا وہ طریق اختیار کرنا ہے۔ جو حضرت مسیح موعودؑ استعمال کرتے تھے حضور دعائیں بھی کیا کرتے تھے۔ اور دنیوی سامانوں کو بھی استعمال کرتے تھے۔ مگر زیادہ زور دعا پر دیا کرتے تھے۔ آگے چل کر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فھزموھم باذن اللہ وقتل داؤد جالوت واتہ اللہ الملک والحکمة۔ کہ جالوت کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے شکست دی۔ اور حضرت داؤد نے جالوت کو قتل کر دیا۔ اور حضرت داؤد کو اللہ تعالیٰ نے ملک اور حکمت عطا فرمائی۔ تو یہ بھی ایک پیشگوئی ہے۔ کیونکہ مسیح موعود کا ایک نام داؤد بھی ہے۔ اور داؤد کا دشمن کو شکست دینا وہ یوں ذکر ہے۔ اک شجر ہوں جس کو داؤدی صفت کے پھل لگے میں ہوا داؤد اور جالوت ہے میرا شکار

مسئلہ پیدائش شیطان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک نادر حوالہ

ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک حوالہ درج کیا جاتا ہے جو شیخ عبدالقادر صاحب لائلپوری نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات سے تلاش کر کے نکالا ہے۔ اصل حوالہ نہیں دیکھا مگر بہر حال یہ حوالہ نہایت لطیف مضمون پر مشتمل ہے۔ اور بعض ایسی تفاصیل پر حاوی ہے جو آئینہ کمالات اسلام والے حوالے میں درج نہیں ہیں۔ والحق ما قال اهل الحق۔ خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۲۸/۶/۴۸ء

۸ مئی ۱۸۸۵ء کو رام چرن ممبر آریہ سماج اکبر آباد کے بعض سوالات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر سے گذرے جن کے جواب ۱۰ مئی ۱۸۸۵ء کے اخبار عام لاہور میں حضرت اقدس علیہ السلام کی طرف سے شائع ہوئے۔ پہلا سوال پیدائش شیطان کے بارے میں تھا۔ یہ سوال اور اس کا لطیف جواب بغیر کسی تبصرہ کے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ نتائج دوست خود اخذ کر سکتے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ خدا نے شیطان کو پیدا کر کے کیوں آپ ہی لوگوں کو گناہ اور گمراہی میں ڈال دیا۔ اس کا یہ ارادہ تھا کہ لوگ ہمیشہ بدی میں مبتلا رہیں اور کبھی نجات نہ پا دیں؟

جواب: ایسا سوال ان لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوتا ہے جنہوں نے کبھی غور اور فکر سے دینی معارف میں نظر نہیں کی۔ یا جن کی نگاہیں خود ایسی پست ہیں۔ کہ بجز بے جا نکتہ چینیوں کے اور کوئی حقیقت شناسی کی بات اور محققانہ صداقت ان کو نہیں سوجھتی

اب واضح ہو۔ کہ سائل کے اس سوال سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اصول اسلام سے بالکل بیگانہ اور معارف ربانی سے سراسر اجنبی ہے۔ کیونکہ وہ خیال کرتا ہے۔ کہ شریعت اسلام کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ گویا شیطان صرف لوگوں کے بہکانے اور ورغلانے کے لئے خدا نے پیدا کیا ہے۔ اور اسی اپنے وسوسہ کو پختہ سمجھ کر تعلیم قرآنی پر اعتراض کرتا ہے۔ حاشا للہ تعلیم قرآنی کا ہرگز یہ منشا نہیں ہے۔ اور نہ یہ بات کسی آیت کسی کلام الٰہی سے نکلتی ہے بلکہ عقیدہ حقہ اہل اسلام جس کو حضرت خداوند کریم جلشانہ نے خود اپنے کلام پاک میں بیان کیا ہے۔ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے انسان کے لئے دونو اسباب نیکی اور بدی کے مہیا کر کے اور ایک وجہ کا اس کو اختیار دے کر قدرتی طور پر دو قسم کے محرک اس کے لئے مقرر کئے ہیں۔ ایک داعی خیر یعنی ملائکہ جو نیکی کی رغبت دل میں ڈالتا ہے دوسرا داعی شر یعنی شیطان جو بدی کی رغبت دل میں ڈالتا ہے۔ لیکن خدا نے داعی خیر کو غلبہ دیا۔ کہ اس کی تائید میں عقل[1] عطا کی۔ اور اپنا کلام[2] نازل کیا۔ اور خوارق اور نشان[3] ظاہر کئے۔ اور ارتکاب جرائم[4] پر سخت سخت سزائیں مقرر کیں۔ سو خدا تعالیٰ نے انسان کو ہدایت پانے کے لئے کئی قسم کی روشنی عطا کی۔ اور خود اس کے دل[5] کی انصاف کو ہدایت کے قبول کرنے کے لئے مستعد پیدا کیا۔ اور داعی شر بدی کی طرف رغبت دینے والا ہے تا انسان اس کی رغبت دینے سے احتراز کر کے اس ثواب کو حاصل کرے جو بجز اس قسم کے امتحان کے حاصل نہیں کر سکتا تھا۔ اور ثبوت اس بات کا کہ ایسے دو داعی یعنی داعی شر اور داعی خیر انسان کے لئے پائے جاتے ہیں۔ بہت صاف اور روشن ہے۔ کیونکہ خود انسان بدیہی طور پر اپنے نفس میں احساس کرتا ہے۔ کہ وہ ہمیشہ دو قسم کے جذبات سے متاثر ہوتا رہتا ہے کبھی اس کے لئے ایسی حالت صاف اور نورانی میسر آ جاتی ہے۔ کہ نیک خیالات اور نیک ارادے اس کے دل میں اٹھتے ہیں۔ اور کبھی اس کی حالت ایسی پر ظلمت اور مکدر ہوتی ہے۔ کہ طبیعت اس کی بدخیالات کی طرف رجوع کرتی ہے۔ اور بدی کی طرف اپنے دل میں رغبت پاتا ہے۔ سو یہی دونوں داعی ہیں جن کو ملائک اور شیطان سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور حکمائے فلسفہ نے انہی دونو داعی خیر اور داعی شر کو دوسرے طور پر بیان کیا ہے۔ یعنی ان کے گمان میں خود انسان ہی کے وجود میں دو قسم کی قوتیں ہیں۔ ایک قوت ملکی جو داعی خیر ہے اور دوسری قوت شیطانی جو داعی شر ہے۔ قوت ملکی نیکی کی طرف رغبت دیتی ہے۔ اور جیسے انسان کے دل میں خود بخود پڑ جاتا ہے۔ کہ میں نیک کام کروں۔ جس سے میرا خدا راضی ہو اور قوت شیطانی بدی کی طرف محرک ہوتی ہے **غرض** اسلامی عقائد اور دنیا کے کل فلسفہ کے اعتقاد میں صرف اتنا ہی فرق ہے۔ کہ اہل اسلام دونوں محرکوں کو خارجی طور پر دو وجود قرار دیتے ہیں۔ اور فلسفی لوگ انہیں دونوں وجودوں کو دو قسم کی قوتیں سمجھتے ہیں۔ جو خود انسان ہی کے نفس میں موجود ہیں۔ لیکن اس بات میں کہ فی الحقیقت انسان کے لئے دو محرک پائے جاتے ہیں۔ خواہ محرک خارجی طور پر کچھ وجود رکھتے ہوں یا قوتوں کے نام سے ان کو موسوم کیا جاوے۔ یہ ایک ایسا اجماعی اعتقاد ہے۔ جو تمام گروہ فلاسفہ اس پر اتفاق رکھتے ہیں۔ اور آج تک کسی عقلمند نے اس اجماعی اعتقاد سے انحراف اور انکار نہیں کیا۔ وجہ یہ کہ یہ بدیہی صداقتوں میں سے ایک اعلیٰ درجہ کی بدیہی صداقت ہے جو اس شخص پر بکمال صفائی کھل سکتی ہے کہ جو اپنے نفس پر ایک منٹ کے لئے اپنی توجہ اور غور کرے۔ اور دیکھے کہ کیونکر نفس اس کا مختلف جذبات میں مبتلا ہوتا رہتا ہے۔ اور کیونکر ایک دم میں کبھی زاہدانہ خیالات اس کے دل میں بھر جاتے ہیں۔ اور کبھی رندانہ وساوس اس کو پکڑ لیتے ہیں۔“ (اخبار عام لاہور مورخہ ۱۰ مئی ۱۸۸۵ء بحوالہ ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام موسومہ منظور الٰہی صفحہ ۱۸ و صفحہ ۱۹ تالیف و ترتیب مولوی منظور الٰہی صاحب۔ ناقل خاکسار عبدالقادر)

دفتر دوم تحریک جدید کے وعدے بھجوائے جائیں

تبلیغ اسلام کے کام کو غیر ممالک میں احسن طور پر جاری رکھنے کے لئے دفتر دوم کے وعدوں کا پانچ لاکھ تک پہنچنا ضروری ہے۔ اس وقت دفتر دوم کے وعدوں کی تعداد صرف نوّے ہزار ہے۔ اگر عہدیداران جماعتہائے احمدیہ توجہ اور محنت سے جد و جہد فرمائیں۔ تو اس دفتر کے وعدے پانچ لاکھ سے بھی بڑھ سکتے ہیں۔ سیکرٹریان تحریک جدید۔ سیکرٹریان مال۔ لجنات اماء اللہ اور مجالس خدام الاحمدیہ کو مطبوعہ فارم برائے وعدہ جات بھجوائے جا چکے ہیں۔ جملہ عہدیداران کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ جلد از جلد اپنی جماعت کے اُن تمام احباب کے وعدے جو اس وقت تک دفتر دوم میں شامل نہیں ہوئے۔ حضرت اقدس کے حضور یا دفتر وکیل المال میں ارسال فرمائیں۔ (نائب وکیل المال تحریک جدید)

درویشان قادیان کی قرارداد تعزیت

درویشان قادیان کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت محترم صوفی عبدالقدیر صاحب بدوملہوی نگران درویشان مقامی آج مورخہ ۲۵/۵/۴۸ مہمانخانہ میں منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن باتفاق رائے پاس ہوا۔

درویشان قادیان کا یہ غیر معمولی اجلاس اپنے عزیز بھائی مہتہ عبدالمالک صاحب پسر مہتہ عبدالقادر صاحب کی وفات پر جو غریب الوطنی کی حالت میں ہوئی۔ اپنے دلی رنج اور دکھ کا اظہار کرتا ہے اور آپ کے محترم برادر کلاں بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی مقامی درویش سے جو تھوڑے دن ہوئے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں مستقل طور پر قادیان رہنے کے لئے تشریف لائے ہوئے ہیں دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔

اس طرح مہتہ عبدالمالک صاحب مرحوم کے والد محترم مہتہ عبدالقادر صاحب کوئٹہ سے بھی دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور ان کو یقین دلاتا ہے۔ کہ اس صدمہ میں درویشان مقامی اُن کے غم میں دل سے شریک ہیں۔ اور مولا کریم سے دعا کرتے ہیں۔ کہ مولا کریم ہمارے عزیز بھائی کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور تمام اعزہ و اقرباء کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ آمین۔

چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر کی ایم اے میں کامیابی

احباب یہ خبر سن کر خوش ہوں گے۔ کہ ہمارے محترم بھائی چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مجاہد امریکہ اس ماہ میں نارتھ ولیسٹرن یونیورسٹی سے ایم اے کے امتحان میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ مکرم مولوی خلیل احمد صاحب ناصر اپنی تبلیغی مصروفیت کے ساتھ ساتھ اعلیٰ تعلیم بھی حاصل کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو اُن کے لئے اور سلسلہ کے لئے بابرکت بنائے۔

چوہدری صاحب دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فرائض کماحقہ سرانجام دینے کی توفیق دے اور اس کے بہترین نتائج پیدا کرے۔ سید عبدالباسط

۳ نمبر میکلوڈ روڈ لاہور

پچیس ۲۵ فیصدی سے زائد چندہ کی تحریک

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے نے احباب جماعت کو تحریک فرمائی تھی کہ "اس مصیبت کے وقت میں زیادہ کمائو۔ کم خرچ کرو۔ زیادہ سے زیادہ چندہ دو۔ اب کم سے کم چندہ پچاس فیصدی آمد ہونا چاہیئے۔ اس سے زیادہ جتنی خدا تعالے توفیق عطا فرمائے۔ اور پھر فرمایا۔ کہ جو پچاس فیصدی نہیں دے سکتا چالیس فیصدی دے۔ جو چالیس فیصدی نہیں دے سکتے تیس فیصدی دے۔ جو یہ بھی نہیں دے سکتا ۲۵ فیصدی ہی دے۔ حضور کی اس مبارک تحریک میں جن مخلصین نے حصہ لیا ہے۔ ان کی ایک فہرست پہلے شایع ہو چکی ہے بقیہ فہرست اب شایع ہو رہی ہے۔

سیالکوٹ شہر

۱- محمد اسحاق صاحب ۲۵ فیصدی
۲- چوہدری محمد تقی صاحب " "
۳- خواجہ عبد الرحمٰن صاحب " "

رائے پور

۱- ظفر احمد صاحب ۲۵ فیصدی
۲- چوہدری نبی احمد صاحب ۳۰ فیصدی
۳- چوہدری احمد حسین صاحب ۵۰ فیصدی
۴- مولوی صدر الدین صاحب ۲۵ فیصدی
۵- محمد دین صاحب " "
۶- تیغی بخش صاحب ۲۵ فیصدی
۷- فیروز دین صاحب " "
۸- نذیر حسین صاحب " "

فضل عمر ہوسٹل لاہور

۱- ابو ظفر محمد اسمٰعیل صاحب ۲۵ فیصدی
۲- مبارک احمد صاحب ۵۰ فیصدی
۳- محمد ادریس صاحب " "
۴- محمد شریف صاحب ۳۰ فیصدی

سول لائن لاہور

۱- میاں غلام محمد صاحب اختر ۵۰ فیصدی

محمد نگر لاہور

۱- خدا بخش صاحب ۲۵ فیصدی

مزنگ

۱- چوہدری سردار خانصاحب ۲۵ فیصدی

ماجرہ (گجرات)

۱- میاں اللہ داد صاحب ۵۰ فیصدی
۲- سلطان احمد صاحب ۲۵ فیصدی
۳- محمد علی صاحب " "
۴- احمد خانصاحب " "

۳۰۷/۴ (منٹگمری)

۱- چوہدری محمد خانصاحب ۲۵ فیصدی
۲- محمد اقبال صاحب ۵۰ فیصدی
۳- نذیر احمد صاحب ۵۰ فیصدی
۴- رشید احمد صاحب بمعہ اہلیہ صاحبہ ۲۵ فیصدی
۵- محمد عبد اللہ صاحب " "
۶- عبد الرحمٰن صاحب " "
۷- عبد اللہ صاحب " "
۸- مولوی ظہور حسین صاحب " "
۹- اللہ دتہ صاحب " "
۱۰ محمد علی صاحب ۳۵ فیصدی
۱۱- احمد خانصاحب ۲۵ فیصدی
۱۲ محمد الدین صاحب " "
۱۳- تاج الدین صاحب " "
۱۴- رحمت علی صاحب " "

چک ۶/۱۱۰۷

۱- چوہدری نور الدین صاحب ۵۰ فیصدی

چک ۱۳۷/۹۰۷

۱- قاضی عزیز الدین صاحب ۲۵ فیصدی
۲- بشیر احمد صاحب " "
۳- نور الٰہی صاحب " "
۴- محمد شریف صاحب " "
۶- کرم الٰہی صاحب " "

ہیر ہٹہ

۱- چوہدری شہاب الدین صاحب ۲۵ فیصدی
۲- منشی عبد الکریم صاحب " "
۳- میاں سردار محمد صاحب " "
۴- چوہدری مبارک علی صاحب " "

نوٹ:- (باقی آیندہ)

(نظارت بیت المال)

ضروری اعلان

جملہ احباب کو مطلع کیا جاتا ہے۔ دفتری خط وکتابت میں کارکنان کے نام تحریر نہ کیا کریں۔ ناظر اعلیٰ ناظر دعوۃ و تبلیغ وغیرہ لکھ دینا کافی ہوگا۔ ناظر صاحبان بدلتے رہتے ہیں۔ اگر نام اور عہدہ کے ساتھ آپ صرم چٹھی ارسال کریں گے۔ اکثر اوقات چٹھی ناظر کی ذاتی متصور ہو کر اس کے پاس چلی جائے گی۔ اس صورت میں چٹھی کے گم ہونے کا بھی اندیشہ ہے اور جواب بھی کچھ دیر سے ملیگا۔ اب میں دو ماہ کی رخصت پر جا رہا ہوں اس لئے مہربانی کر کے تمام دوست مطلع رہیں کہ میرے ساتھ خط وکتابت میں اس امر کو ملحوظ رکھیں کہ ناظر اعلیٰ کا عہدہ میرے نام کیساتھ استعمال نہ

قابل توجہ نئے موصی صاحبان

و عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد ہے کہ کم از کم مظاہرہ ایمان یہ ہے کہ ہر ایک شخص جس نے وصیت نہیں کی وصیت کر دے۔ امید ہے کہ آپ خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جلد از جلد وصیت کر دیں گے نئی وصیت کرنیوالے احباب کو چاہیئے کہ وہ اپنے تحریر کردہ وصیت فارم پر اپنی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ اور سکرٹری صاحب کے دستخط بطور گواہ ضرور کروائیں کیونکہ دفتر ہذا کو نئے موصیوں کے متعلق بعض ضروری معلومات حاصل کرنا ہوتی ہیں۔ عہدیداران کا بھی فرض ہے کہ جب ان سے کسی وقت موصی کے متعلق کوئی امر دریافت کیا جاوے تو بہت جلد اطلاع دیا کریں۔ تا کہ موصی کے لئے اس کی وصیت کا دیر سے مکمل ہونا موجب پریشانی نہ ہو۔

نیز عہدیداران اپنی گواہی ثبت کرتے وقت اپنا پورا پتہ تحریر کیا کریں۔

(سکرٹری بہشتی مقبرہ)

امریکہ کے عوام کی اکثریت عربوں کے ساتھ ہے

سعودی عرب کے وزیر خارجہ فیصل السعود کا بیان

نیو یارک ۲ جون - کل رات سعودی عرب کے وزیر خارجہ فیصل السعود بذریعہ طیارہ نیو یارک روانہ ہو گئے۔ آپ نے روانگی سے پیشتر ایک بیان دیا جس میں کہا۔ میری صرف اتنی خواہش ہے کہ امریکہ کے لوگ جلد سے جلد بیدار ہو کر فلسطین کے اصل حالات معلوم کریں تا کہ انہیں معلوم ہو سکے۔ کہ امریکہ کو کیا خطرات درپیش ہیں۔ آپ نے کہا میں جانتا ہوں کہ امریکہ کے باشندوں کی اکثریت ہمارے ساتھ ہے۔

پاکستان میں لاکھوں چرخے اور کھڈیاں تیار کر لی گئیں

کپڑے کی قلت عنقریب دور ہو جائیگی

کراچی ۲ جون - پاکستان نے دستی پارچہ بافی کو فروغ دینے کے لئے جو سکیم تیار کی ہے اُسے مستعدی سے عملی جامہ پہنایا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں سنٹرل سپننگ اینڈ ویونگ ایسوسی ایشن نے گذشتہ مہینے ہزاروں چرخے تیار رکھے ہیں جہاں تک کھڈیوں کا تعلق ہے۔ اس وقت پاکستان میں تین لاکھ کھڈیاں موجود ہیں۔ اور موجودہ سکیم کے ماتحت آئندہ دو سال میں دو لاکھ اور کھڈیاں تیار کر لی جائیں گی۔

سجادہ نشین تونسہ شریف کا عزم

لاہور ۲ جون - تونسہ شریف کے سجادہ نشین پیر غلام سدید الدین نے ایک اخباری بیان میں کہا ہے کہ میں آج تک محض علالت طبع کی وجہ سے آزاد افواج کشمیر کی جنگ آزادی میں عملاً حصہ نہیں لے سکا۔ لیکن مسلمانوں پر مظالم کی خونچکاں داستانیں سن کر میرا خون کھولتا رہا ہے قبائلی پٹھانوں اور افغانستان میں میرے لاکھ سے زیادہ مرید موجود ہیں۔ جو اس جہاد میں حصہ لینے کے لئے صرف میرے ادنیٰ اشارے کے منتظر ہیں۔ آپ نے کہا۔ میں اب کشمیر کے زخمیوں کی ڈھارس بندھانے اور بھوکوں اور ننگے کشمیریوں کی تسلی و تشفی کے لئے خود جاؤں گا۔

(نامہ نگار خصوصی)

اے۔ جی کے دفتر کی ہڑتال کی وجہ سے

وزارتی عملے کو تنخواہیں نہ مل سکیں

کراچی ــــ اپنے نامہ نگار سے ــــ ۲ جون

اکاونٹنٹ جنرل پاکستان کے دفتر کے نان گزیٹڈ ملازمین کی سات روزہ ہڑتال کی وجہ سے حکومت پاکستان کے وزارتی عملے کو تاحال تنخواہیں نہیں مل سکیں۔ واضح رہے کہ ان ملازمین نے ۲۶ مئی کو کام کرنا چھوڑ دیا تھا۔ اور سات دن کا نوٹس اس امر کا دیا تھا کہ پے کمیشن کے فیصلے کے اعلان تک اُنکی تنخواہوں میں عارضی طور پر اضافہ کیا جائے۔ یہ ہڑتال کل ختم ہو رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اگر ۱۰ جون تک حکومت کیطرف سے کوئی داد رسی نہ ہوئی۔ تو یہ ملازم اپنی سٹرائک کو ایک غیر معین عرصے تک کیلئے جاری رکھیں گے۔

یہودیوں نے جنگ بند کرنیکی تجویز منظور کر لی

لندن ۲ جون - رائٹر کے خاص نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ یہودیوں کی اسرائیلی حکومت نے سیکیورٹی کونسل کی جنگ بند کرنے کی تجویز کو قبول کر لیا۔ اور تمام یہودی فوجوں کو حکم دے دیا گیا ہے۔ وہ کل گیارہ بجے جنگ بند کر دیں بشرطیکہ عرب بھی جنگ بند کر دیں۔

ہندوستان میں ٹیلیفون

لاہور ۲ جون برطانیہ کی ایک ٹیلیفون کمپنی نے کئی ارب روپے کا ٹھیکہ حاصل کر لیا ہے یہ کمپنی اس معاہدے کی رو سے ہندوستان میں ٹیلیفون لگانے کا کام کریگی یہ معاہدہ ۱۵ سال کے لئے کیا گیا ہے اطلاع ملی ہے کہ یہ معاہدہ دنیا بھر کے معاہدوں سے زیادہ مالیت کا ہو گا۔

۱۵ جون کو فسادات کی خبر غلط ہے

ڈاکٹر گوپی چند بھارگو کا اعلان

شملہ ۲ جون - ڈاکٹر گوپی چند بھارگو وزیر اعظم مشرقی پنجاب نے ایک بیان میں اس امر کی تردید کی ہے کہ ۱۵ جون کے بعد فسادات پھر شروع ہو جائینگے انہوں نے ایک بیان میں عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ اس قسم کی افواہوں کو پھیلنے سے روکیں۔

مشرقی پنجاب کی وزارتی اُلجھن

شملہ ۲ جون - معلوم ہوا ہے کہ مشرقی پنجاب کی وزارت کی دوبارہ تشکیل کا فیصلہ ہو گیا ہے وزارت میں کسی قسم کی توسیع نہیں کی جائیگی کیبنٹ میں بدستور ۷ ممبر ہی لئے جائینگے جنمیں سے مغربی پنجاب کے ۲۲ ہندوؤں اور سکھ ممبروں کے دو نمائندے شامل کئے جائیں گے۔ جو اب مشرقی پنجاب اسمبلی کے ممبر بن چکے ہیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ گیانی کرتار سنگھ کو وزارت میں لیا جائیگا۔

مڈل کلاسوں میں تاریخ کا نصاب

لاہور ۲ جون مغربی پنجاب کے منظور شدہ سکولوں کی مڈل کلاسوں کے لئے تاریخ کا نیا نصاب پچھلے دنوں تجویز کیا گیا تھا۔ لعدمیں ضروری معلوم ہوا کہ اس نصاب میں کچھ اضافہ کر دیا جائے۔ چنانچہ اب پانچویں و چھٹی جماعتوں کے لئے نیا مفصل نصاب تیار ہو چکا ہے جسکی نقول مغربی پنجاب صوبہ سرحد۔ سندھ اور مشرقی بنگال کے محکمہ ہائے تعلیم سے ملسکتی ہیں۔

نہروں کے مسئلہ پر غور

لاہور ۲ جون معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کے نمائندوں کے درمیان بہت جلد نہروں کے معاملہ پر غور و فکر شروع ہو جائے گا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ سر محمد ظفر اللہ خاں کل لاہور تشریف لائے تو انہوں نے چیف انجنیئر کے ساتھ نہر کے متعلق گفت و شنید کی۔ اور ان سے تمام رپورٹ حاصل کی۔

برطانیہ اور پاکستان میں مستقل فضائی معاہدہ

کراچی ۲ جون۔ آج کراچی میں برطانیہ اور پاکستان کے نمائندوں کے درمیان مستقل فضائی معاہدے کی گفت و شنید شروع ہو گئی۔ جو تین گھنٹے تک جاری رہی گفتگو کا سلسلہ کل بھی جاری رہیگا۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس سمجھوتہ کے سلسلہ میں ایک ہفتہ تک دونوں حکومتوں کے نمائندوں کے درمیان روزانہ گفت و شنید جاری رہے گی۔

حکومتِ پاکستان کے وزیر امور داخلہ

لاہور ۱ جون - آنریبل خواجہ شہاب الدین نے حکومت پاکستان کی شعبۂ اُمور داخلہ اطلاعات و نشریات کا عہدہ اوائل مئی میں سنبھالا تھا۔ خواجہ شہاب الدین اس سے پہلے متحدہ بنگال میں ممتاز سیاسی زندگی گزار چکے ہیں ۱۹۲۶ء میں آپ بنگال کے گورنر کی ایگزیکٹو کونسل کے رکن تھے ۱۹۳۷ء تا ۱۹۴۱ء بنگال کی پہلی مسلم وزارت کے چیف وہپ تھے۔ فضل الحق مکرجی وزارت کے ٹوٹ جانے کے بعد آپ ۱۹۴۳ء سے ۱۹۴۵ء تک اپنے صوبے کے وزیر تجارت و عمال و صنعت کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ قیام پاکستان کے بعد آپ کو پاکستان پارلیمنٹ میں حکومت کا چیف وہپ مقرر کیا گیا۔ خواجہ صاحب تعلیم کی سرگرمیوں میں ہمیشہ دلچسپی سے حصہ لیتے رہے ہیں۔ متعدد اداروں سے وابستگی کے علاوہ آپ پہلے ڈھاکہ یونیورسٹی کے خزانچی اور اس کے بعد ایک مدت تک وائس چانسلر بھی رہے ہیں خواجہ صاحب مشرقی بنگال کے وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین کے چھوٹے بھائی ہیں۔ اور نوابان ڈھاکہ کے مشہور خاندان سے ہیں۔ اپنی زندگی کے ابتدائی دور میں آپنے ڈسٹرکٹ بورڈ کے چیئرمین کی حیثیت سے اپنے شہر کی گرانقدر خدمات انجام دیں۔ حیرانی ہے کہ اپنی عمر کے لحاظ سے خواجہ صاحب ابھی نوجوان ہی معلوم ہوتے ہیں۔ آپ میں نوجوانوں کا سا جوش اور جذبۂ عمل بدرجۂ اتم پایا جاتا ہے

(نامہ نگار خصوصی)

مشرقی پنجاب میں نومبر تک تمام کیمپ توڑ دئے جائینگے

جالندھر ۲ جون محکمہ آبادکاری کے ایک افسر نے بتایا کہ مشرقی پنجاب کے کیمپوں میں اس وقت ۱۲ لاکھ سے زیادہ لوگ پناہ لے رہے ہیں۔ جنہیں ہر ماہ چار ہزار ٹن گندم سرکاری خرچ پر حکومت کی طرف سے مفت تقسیم کی جاتی ہے۔ حکومت ان کیمپوں کو ماہ نومبر تک بند کر دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس درمیانی وقفہ میں حکومت پناہ گیروں کو صوبہ بھر کے دیہات میں بسانے کا انتظام کر رہی ہے۔ پناہ گیروں کو سرکار روزگار مہیا کرے گی۔ لیکن جو پناہ گیر گورنمنٹ کی طرف سے مہیا کیا گیا کام کرنے سے انکار کریں گے۔ ان کا راشن بند کر دیا جائیگا اور حکومت انہیں کیمپوں سے نکال دیگی۔

۱۴ فٹ لمبی مچھلی پکڑی گئی

مدراس ۲ جون۔ ۱۴ فٹ لمبی ماہیگیر پنا رک کل شام یہاں پر چار آدمیوں نے بڑی مشکل سے نکالی ہے۔ اس کا وزن ۶۵۰ وزان پونڈ ہے اس کے پیٹ سے ۳۲ چھوٹی مچھلیاں برآمد ہوئیں۔ اس کی لمبائی ۱۴ فٹ ہے۔

مسٹر ابراہیم رحمت اللہ کا نیا عہدہ

کراچی ۲ جون نہایت موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر ابراہیم رحمت اللہ ہائی کمشنر پاکستان متعینہ انگلستان کو پاکستان کی وزارت میں مسٹر آئی۔ آئی چندریگر کی جگہ وزیر تجارت مقرر کیا جائے گا۔